بسم الله الرحمن الرحیم

۱۳۴۲ ہجری بمطابق ۱۹۲۴ عیسوی کو خلافت کے خاتمے اور اس کی غیر موجودگی کی ایک صدی ہجری مکمل ہونے کے موقع پر امیر حزب التحریر اور جلیل القدر فقیہ عطا بن خلیل ابو الرشتہ کی تقریر

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، درود و سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، ان کی آل اور ان کے اصحاب پر اور ہر اس شخص پر جس نے آپ ﷺ کی پیروی کی ۔

امت اسلامیہ اور خاص طور پر اُن دعوت کے علمبردار مرد اور خواتین کی طرف خطاب، جو خلافتِ راشدہ کے دوبارہ قیام کے لئے سر گرم عمل ہیں،

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

ایک سو ہجری سال قبل یہی وہ دن تھے جب رجب ۱۳۴۲ ہجری کے آخری ایام، یعنی مارچ ۱۹۲۴ عیسوی کے شروع میں، اس وقت کے استعماری کفار برطانیہ کے زیر قیادت، عربوں اور ترکوں میں موجود غداروں کے ذریعے خلافت کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مجرم زمانہ مصطفیٰ کمال نے خلافت کے خاتمے کا اعلان کیا، اس نے استنبول میں خلیفہ کا محاصرہ کر کے دن طلوع ہونے سے قبل ہی خلیفہ کو ملک سے نکال دیا۔ یہ وہ قیمت تھی جو برطانیہ نے طلب کی جس کے عوض مصطفیٰ کمال کو سیکولر ترک جمہوریہ کی صدارت عطا کی گئی۔ یوں یہ سانحہ رونما ہوا اور مسلمانوں کی زمینوں میں ایک خوفناک زلزلہ آ گیا۔ خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی مسلمانوں کی شان و شوکت اور ان کے رب کی رضا کا ذریعہ ختم ہو گیا۔

بے شک مجرم مصطفیٰ کمال نے خلافت کا خاتمہ کر کے کھلم کھلا کفر کا اعلان کیا۔ اس وقت امت کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اس مجرم کے خلاف تلوار سونت کر برسرِ پیکار ہو جاتی جیسا کہ عبادہ بن صامتؓ سے روایت کردہ رسول اللہ ﷺ کی متفق علیہ حدیث میں حکم دیا گیا ہے، «وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْراً بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنْ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ» **"۔۔۔اور یہ بھی کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں گے جب تک ان کی طرف سے کھلم کھلا کفر نہ دیکھ لیں کہ جس کے متعلق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے قطعی دلیل موجود ہو"۔** مصطفیٰ کمال نے شدید مظالم ڈھائے اور مسلمانوں کا خون بہایا خصوصاً اس نے درجنوں علماء کو نشانہ بنایا جن میں شیخ سعید بیرانؒ بھی شامل تھے، جبکہ کئی علماء کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ یہ سب امت کی کوتاہی میں سے تھا کیونکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امت اس غدار کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ کر انہیں ختم کر دیتی، لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں سے غداری کرنے والوں کے خلاف مسلمانوں کا ردعمل کمزور اور انتہائی ناکافی تھا۔ لہٰذا، کھلم کھلا کفر کا مرتکب، اپنے گھناؤنے اعمال کے ذریعہ، امت کے ہاتھوں ایک بدترین انجام سے "بچنے" میں کامیاب ہو گیا!

اس کے بعد استعماری کفار کا اثر و رسوخ مسلم سرزمین پر مکمل طور پر حاوی ہو گیا، چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے علاقوں کو پچپن کے قریب ٹکڑوں میں کاٹ کر تقسیم کر دیا۔ یہ خلافت کے خاتمے کے زلزلے کا نتیجہ تھا۔ پھر ایک دوسرا زلزلہ اُس وقت آیا جب مقدس سرزمین، رسول اللہ ﷺ کے مقامِ اسراء اور معراج، پر یہود کی ریاست قائم کر دی گئی، اور کفار نے اس ناجائز یہودی وجود کو برقرار رکھنے کے لیے تمام وسائل اور ذرائع استعمال کیے۔ وہ پہلا ذریعہ جو کفار نے اس یہودی وجود کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے استعمال کیا وہ اس کے گرد موجود ایجنٹ حکمران تھے۔ نہ صرف یہ کہ یہ حکمران یہود کے ساتھ لڑی جانے والی ہر جنگ میں ناکام ہوئے بلکہ انہوں نے یہودی وجود کو وہ حیثیت دلائی جو اس کی اصل حیثیت سے کہیں زیادہ تھی۔ پھر یہ ایجنٹ حکمران یہاں پر ہی نہ رُکے بلکہ انہوں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف لڑائی مول لینے کی ہر ممکن کوشش کی تاکہ یہ معاملہ فلسطین سے یہودی وجود کے جڑ سے خاتمے کا نہ رہے بلکہ یہودی وجود کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں تاکہ شاید وہ ان علاقوں میں سے چند سے دستبردار ہو جائے جن پر اس نے ۱۹۶۷ میں قبضہ کیا تھا۔ پھر یہ ایجنٹ حکمران اس پستی سے بھی مزید نیچے گر گئے۔ ان حکمرانوں میں یہودی وجود کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی دوڑ شروع ہو گئی چاہے یہودی وجود کسی علاقے سے دستبردار نہ بھی ہو!! کچھ ایجنٹ حکمرانوں نے تعلقات قائم کرنے کا جرم خفیہ طور پر کیا اور کچھ نے علی الاعلان یہ جرم سرانجام دیا۔ مصر کے حکمرانوں نے اس ذلت و رسوائی کے مارچ کی قیادت کی، تنظیم آزادیٔ فلسطین (پی ایل او) نے ان کی پیروی کی، پھر اردن کے حکمرانوں نے قدم بڑھایا اور ان کے بعد متحدہ عرب امارات، بحرین، سوڈان اور مراکش نے ان کی تقلید کی۔ سعودی حکمران ذلت و رسوائی کی اس شاہراہ کے سرے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر ان ممالک کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں جو اس عمل میں پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا یہ سب اس ذلت کی پرواہ کیے بغیر، جس نے سر سے پیر تک ان کو ڈھانپ رکھا ہے، اس جرم میں شرکت کے لیے بھاگے چلے جا رہے ہیں، ﴿سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾ **"جو لوگ جرم کرتے ہیں ان کو اللہ کے ہاں ذلّت اور عذابِ شدید ہو گا اس لیے کہ مکاریاں کرتے تھے"** (الانعام: ۱۲۴)۔

ان حکمرانوں نے صرف فلسطین کے معاملے میں ہی غداری نہیں کی بلکہ انہوں نے دیگر اسلامی علاقے بھی کفار کے حوالے کر دیے۔ ہندو مشرکین نے کشمیر کو اپنی ریاست میں شامل کر لیا، روس نے کریمیا کو شامل کر لیا، جنوبی سوڈان اپنے شمالی حصے سے جدا ہو گیا اور مشرقی تیمور انڈونیشیا سے لے لیا گیا۔ اور قبرص کا کیا کہنا، یہ کئی سال تک مسلمانوں کا قلعہ رہا لیکن اب اس کے زیادہ تر حصے پر یونان کا کنٹرول ہے۔ روہنگیا کے مسلمانوں کو میانمار (برما) میں قتل کیا جا رہا ہے اور جب وہ اس خوفناک ظلم سے بچنے کے لیے بنگلا دیش میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان سے نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے اور انہیں بھیڑ بکریوں کے طرح ہانک کر باسان تشار کے جزیرے پر پھینک دیا جاتا ہے جہاں پر سیلاب آتے رہتے ہیں، یہ خطرات سے پُر علاقہ ہے جو کسی

بھی طرح انسانوں کے رہنے کے لائق نہیں ہے۔ پھر مشرقی ترکستان کہ جہاں چین بدترین مظالم ڈھا رہا ہے اور اُس نے اِس علاقے کو مسلمان مرد و خواتین کے قید خانے میں تبدیل کر دیا ہے، اس نے ایغور مسلمانوں کے خلاف ایسا وحشیانہ رویہ اپنایا ہے کہ وحشی جنگلی درندے بھی ایسی درندگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ یہ تمام مظالم رات کے اندھیروں میں چھپ کر نہیں بلکہ دن کی روشنی میں کھلم کھلا کیے جاتے ہیں جن سے مسلم ممالک کے حکمران بخوبی واقف ہیں لیکن انہوں نے قبر کی سی خاموشی اختیار کی ہوئی ہے، اور اگر وہ اس معاملے پر بات کرتے بھی ہیں تو یہ کہ مسلمانوں پر مظالم چین کا اندرونی معاملہ ہے! ﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً﴾ **"(یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (اور کچھ شک نہیں) کہ یہ جو کہتے ہیں محض جھوٹ ہے"** (الکھف:۵)۔

جہاں تک مسلم علاقوں کا تعلق ہے تو ان پر "رویبضات" (جاہل) حکمران حکمرانی کر رہے ہیں، جو استعماری کفار کی مکمل پیروی کرتے ہیں اور کفار جدھر کا رخ کرتے ہیں یہ بھی اپنا منہ اسی جانب کر لیتے ہیں۔ یہ نہ تو ملک کی سیکیورٹی برقرار رکھتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ لوگوں کی دولت لوٹی جا رہی ہے اور ان کی عزتیں تار تار ہو رہی ہیں۔ جہاں تک خود حکمرانوں کا تعلق ہے، تو استعماری کفار خصوصاً امریکا کی نظر میں ان کی کوئی وقعت نہیں ہے جو اپنے ایجنٹوں کو اس طرح مخاطب کرتا ہے کہ وہ پست اور ذلیل نظر آئیں۔ وہ انہیں حکم دیتا ہے، "ہمارے بغیر تم اپنی کرسی پر چند دن بھی ٹھہر نہیں سکتے، پس جتنی دولت دے سکتے ہو ہمیں دو بلکہ اپنی استطاعت سے بھی زیادہ دو"۔ بے شک جو ذلیل ہو اسے ذلت ناگوار نہیں گزرتی!!

اے مسلمانو! خلافت کے خاتمے کے بعد آج آپ کی یہ صورتحال ہے، آپ پر اقوام ہر طرف سے حملہ آور ہیں، جبکہ خلافت کے سائے میں آپ کی کیا صورتحال تھی؟

اس وقت آپ بہترین امت تھے جنہیں انسانیت کے لیے کھڑا کیا گیا تھا، آپ خاتم النبیین، امام المجاہدین محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے تھے۔۔۔ آپ کے آباؤاجداد خلفائے راشدینؓ اور عظیم فاتحین ہیں۔ آپ فاتح صلاح الدین کی اولاد ہیں جس نے اسی رجب کے مہینے ۵۸۳ ہجری میں صلیبیوں کو عبرتناک شکست دے کر القدس کو آزاد کرایا تھا۔ آپ قُطز اور بیبرس کی اولاد ہیں جنھوں نے تاتاریوں کو بدترین شکست سے دوچار کیا تھا۔ آپ محمد الفاتح کی اولاد ہیں، وہ نوجوان امیر جو ۲۳ سال سے زیادہ کا نہیں تھا جب اس نے ۸۵۷ ہجری بمطابق ۱۴۵۳ عیسوی کو قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا، جس کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے عزت سے سرفراز کیا۔ احمد نے بشر الخثعمی سے یہ حدیث روایت کی: «فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ» **"کیا اعلیٰ وہ امیر ہو گا اور کیا اعلیٰ وہ فوج ہو گی (جو قسطنطنیہ فتح کرے گی)"**۔

آپ خلیفہ سلیمان القانونی کی اولاد ہیں جس سے فرانس نے ۱۵۲۵ عیسوی میں یہ درخواست کی تھی کہ ہمارے بادشاہ کو قید سے رہا کروانے میں مدد فراہم کریں۔ لیکن آج فرانس مسلمانوں کے خلیفہ کی جانب سے فراہم کی جانے والی معاونت کو بھول گیا ہے یا بھلا دینا چاہتا ہے، لہٰذا وہ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی اہانت کرتا ہے، مگر اس عظیم شیطانی جرم کی سزا سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اسلام کی ڈھال ـ خلافت ـ موجود نہیں ہے۔ آپ خلیفہ سلیم سوئم کی اولاد ہیں جس کے دورِ حکمرانی میں امریکا خلافت کو سالانہ ٹیکس دیتا تھا تاکہ اس کے بحری جہازوں پر الجزائر میں موجود عثمانی بحریہ حملہ نہ کرے اور وہ بحفاظت بحر روم سے بحر اوقیانوس تک سفر کر سکیں۔ اس حوالے سے تحریر ہونے والا معاہدہ عثمانی ریاست کی زبان میں لکھا گیا تھا اور پہلی بار ایسا ہوا کہ امریکا ایک ایسے معاہدے پر دستخط کرنے پر مجبور ہوا جو اس کی ریاست کی زبان میں تحریر نہیں کیا گیا تھا۔ یہ معاہدہ ۱۲۱۰ ہجری بمطابق ۱۷۹۵ عیسوی میں طے پایا تھا۔ لیکن اب امریکا مسلم دنیا کے حکمرانوں کو کنٹرول کرتا ہے اور کہتا ہے، "پیسے دو کیونکہ ہم تمہاری حفاظت کرتے ہیں"۔ آپ خلیفہ عبدالحمید دوئم کی اولاد ہیں جسے یہود نے فلسطین کے عوض لاکھوں سونے کے سکوں کی پیشکش کی لیکن وہ اس پیشکش سے قطعی طور پر متاثر نہیں ہوا اور یہ مشہور الفاظ ادا کیے، "میرے لیے اپنے جسم کو خنجر سے کاٹنا آسان ہے بجائے یہ کہ فلسطین کو خلافت سے کاٹ دیا جائے"، پھر اس نے مزید کہا"۔۔۔ یہود اپنے لاکھوں اپنے پاس رکھیں۔۔۔ اور اگر ایک دن خلافت ختم ہو گئی تو پھر وہ فلسطین کو بغیر کسی قیمت کے حاصل کر سکتے ہیں"۔ اور پھر تاریخ نے ان کے الفاظ درست ثابت کر دیے۔ آپ ان کی اولاد ہیں جنہوں نے گھڑی ایجاد کی اور اسے یورپ کے عظیم بادشاہ شارلی میگنی (Charlemagne) کو تحفے کے طور پر پیش کیا اور اس کے درباری یہ سمجھے کہ اس کے اندر بھوت اور جن ہیں جو اسے چلا رہے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب ہم روشن افکار کے مالک تھے اور جب کفار کے افکار بہت پست اور کمزور تھے۔

اے مسلمانو! یہ تھی آپ کی صورتحال جب خلافت ایک ڈھال کی طرح آپ کی حفاظت کرتی تھی، اور جب آپ سے آپ کا سایہ چھن گیا تو اب آپ کی صورتحال اس قدر ذلت آمیز ہو چکی ہے، تو اے بصیرت والو، نصیحت پکڑو۔

آخر میں، اے اہلِ طاقت و قوت، اے خالد بن ولیدؓ، صلاح الدین اور محمد الفاتح کے جانشینو!

صرف آپ ہی وہ لوگ ہیں جو اس زخمی امت کو شفا بخش سکتے ہیں کہ جس کے سینے کو آپ کے دشمنوں اور آپ کے دین کے دشمنوں نے چھلنی کر رکھا ہے۔ مسلمان اپنی ہی سرزمین میں، جو اسلام کی سرزمین ہے، جس ذلت سے دوچار ہیں اسے صرف آپ ہی ختم کر سکتے ہیں۔ امت کی امیدوں کو زندہ کرنے اور اسے پورا کرنے کا اعزاز آپ کا منتظر ہے، جب پوری امت آپ کے ساتھ کھڑی ہو گی، جب اس کی ساری فوجیں آپ کے سامنے اور آپ کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔ آپ اس وقت، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اذن سے، اکیلے نہیں ہوں گے، لہٰذا آپ اپنا فرض ادا کریں اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو برکت عطا کرے گا، آپ ہماری نُصرت کے لیے کھڑے ہوں، نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے قیام کے لیے آپ حزب التحریر کو نُصرۃ دیں کیونکہ یہ صرف حقیقت کے لحاظ سے ہی فتح کا راستہ نہیں ہے، بلکہ اول بات یہ ہے کہ یہ ایک فرضِ عظیم ہے جس کے ذریعہ اسلام کے احکامات قائم ہوتے ہیں اور حدود نافذ ہوتی ہیں۔ خلافت کے بغیر آج اسلام کے

احکامات لوگوں پر نافذ نہیں اور نہ ہی ان کے درمیان اللہ کی حدود نافذ ہیں، اور اس دوران جو خلافت کے قیام اور خلیفہ کے تقرر کی جدوجہد نہیں کرتا جبکہ وہ اس کی اہلیت بھی رکھتا ہو تو وہ بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہے کیونکہ اگر اُسے اِس حالت میں موت آجائے تو وہ ایسی موت ہو گی جیسا کہ زمانہ جاہلیت کی موت۔ رسول اللہ ﷺ نے اس گناہ کی سنگینی کو واضح کرنے کے لیے فرمایا، «...وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» **"۔۔۔اور جو کوئی اس حال میں مرا کہ اس نے خلیفہ کی بیعت نہ کی ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا"۔** مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے جنازے کو تیار کرنے اور ان کے جسمِ اطہر کی تدفین سے قبل خلیفہ کو بیعت دی، جو اس بیعت کے فرض کی عظمت و اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ سب خلافت کی عظمت اور اہمیت کی بنا پر ہے۔

اے اہلِ طاقت و قوت ،اے اہلِ نُصرۃ،اے مسلم افواج!

کیا آپ میں کوئی مُصعب بن عمیرؓ، اسعد بن زُرارہؓ، اُسید بن حضیرؓ اور سعد بن معاذؓ موجود نہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت کرے اور دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی کامیابی سمیٹ لے؟ سعد بن معاذؓ وہ تھے جنہوں نے اللہ کے دین کے لیے نُصرۃ دی تھی اور ان کے انتقال پر الرحمٰن کا عرش ہل گیا تھا، بخاری نے جابرؓ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، «اهْتَزَّ العَرْشُ لِمَوت سعد بن معاذ» **"سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش لرز اُٹھا"** ۔ کیا آپ میں کوئی ایسا صاحبِ بصیرت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت میں اسلام کی دعوت کے علمبرداروں کو نُصرۃ دے؟ امت آپ کی جانب دیکھ رہی ہے اور آپ کی منتظر ہے، وہ آپ کی تکبیروں کی منتظر ہے کہ وہ بھی آپ کی تکبیروں میں شامل ہو جائے، جب آپ کے ہاتھوں سے **الرَّايه** کا جھنڈا بلند ہو اور وہ آپ کے لیے نعرے بلند کرے۔ امت کو زوال سے نکالنے کا یہی واحد راستہ ہے کہ خلافتِ راشدہ قائم کی جائے جو اسلام کو مکمل طور پر نافذ کرے اور دعوت و جہاد کے ذریعے اس کے پیغام کو پوری دنیا تک لے جائے اور اللہ اس کی مدد و نصرت کرے: ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ **"ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی، دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی)** "(غافر: ۵۱)۔

اے اللہ کے سپاہیو! ہمیں یہ ادراک ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کہ آسمان سے فرشتے اتریں اور ہماری بجائے خلافت کو قائم کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو طاقت پہنچانے کے لیے ان کی فوج کی قیادت کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہماری مدد کے لیے صرف اسی صورت میں فرشتے بھیجیں گے جب ہم پورے اخلاص اور سچائی کے ساتھ اس دنیا میں اسلامی طرزِ زندگی کی بحالی اور خلافت کے قیام کے لیے بھرپور جدوجہد کریں گے۔ خلافت کا قیام اللہ کا وعدہ ہے جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں مذکور ہے۔ ان لوگوں کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جو کہتے ہیں کہ آج خلافت کا قیام ایک خیالی تصور ہے۔ دراصل جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خلافت کا قیام خیالی تصور ہے وہ خیالی دنیا میں ہے، جبکہ خلافت کا قیام ایک حقیقت ہے جو اللہ کے اِذن سے واقع ہو کر رہے گا، جس کی تصدیق چار حقائق سے ہوتی ہے:

پہلا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ **"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا"** (النور: ۵۵)۔

دوسرا: رسول اللہ کی یہ بشارت کہ ظلم و جبر کے دَور کے بعد نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت واپس لوٹے گی، ارشاد فرمایا «...ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ» ثُمَّ سَكَتَ، **"۔۔۔پھر جبر کا دور ہو گا اور اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ اسے ہٹا دے گا جب وہ چاہے گا، پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہو گی" اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔** (احمد نے حذیفہ سے روایت کی)۔

تیسرا: ایک زندہ و متحرک امت، جو وہ بہترین امت ہے جو بنی نوع انسان کے لیے کھڑی کی گئی ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ **"جتنی امتیں لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"** (آل عمران: ۱۱۰)۔ اگر یہ امت خلافت کے قیام سے کچھ عرصہ رکی ہوئی ہے تو یہ حملہ کرنے سے پہلے شیر کے آرام کرنے کی طرح ہے۔

چوتھا: یہ حزب جو اللہ کے اِذن سے اللہ کے ساتھ مخلص اور رسول ﷺ کے ساتھ سچی ہے، اور اللہ کے وعدے اور رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے حصول کے لئے دن رات جدوجہد کر رہی ہے، گویا یہ اس حدیث کی تصدیق ہے، «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ» **"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے"** (مسلم نے ثوبان سے روایت کی)۔

ان چاروں میں سے کوئی ایک بھی بات یہ بیان کرنے کے لئے کافی ہے کہ خلافت کے لئے کام کرنا خیالی گھوڑے دوڑانا نہیں ہے، اور اگر یہ چاروں ہی موجود ہوں، تو کیا ہی اعلیٰ امر ہے؟! پس خلافت کا قیام ایک مسلمہ حقیقت ہے جس کا وقت اللہ کے اِذن سے دور نہیں۔ اس کے قیام کے بعد اللہ کے اذن سے اسے مضبوطی اور استحکام حاصل ہو گا، اور آج کی بڑی طاقتوں کے ڈھانچے گر جائیں گے اور ان کا عبرتناک انجام ہو گا۔ یہ ممالک اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اللہ کے مخلص بندوں کی نظر میں پست ہیں۔ بے شک ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک انتہائی چھوٹی

مخلوق کورونا وائرس نے، جو خالی آنکھ سے دکھائی بھی نہیں دیتی، ان ممالک کا کیا حال کر دیا ہے جس میں ان کا سرغنہ امریکا بھی شامل ہے۔ ذرا نظر ڈالیں کہ انتخابات میں امریکا کے ساتھ کیا ہوا، کہ ایک گروہ انتخابات کو چوری شدہ اور فراڈ سمجھتا ہے اور دوسرا انہیں ایک بڑی فتح سمجھتا ہے! ان انتخابات کا خاتمہ محض چپقلش پر نہیں ہوا بلکہ سرکاری اداروں پر حملہ ہو گیا اور سرمایہ داریت کے علمبردار ملک کے اقتدار کے ایوانوں میں فائرنگ سے لوگ قتل ہو گئے، جبکہ دونوں جماعتیں تباہ کن جمہوریت کا ہی مطالبہ کر رہی تھیں! یہ ہے آج کی دنیا، جو افراتفری اور بدانتظامی میں مبتلا ہے۔ اس دنیا کو اسلام کی ریاست، نبوت کے نقش قدم پر خلافت، قائم کر کے ہی بچایا جا سکتا ہے۔

بھائیو اور بہنو! ہم جدوجہد کرتے تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ خلافت کا قیام اس کے خاتمے کی ایک صدی مکمل ہونے سے پہلے ہی ہو جائے، یوں حزب کی زندگی کے ان ستر سالوں میں دن رات گزرتے رہے۔ ہم خلافت کے قیام کے قریب پہنچے، لیکن پھر منزل دور ہو گئی۔ لیکن اس کے باوجود ہم کبھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے مایوس نہیں ہوئے۔ پس ہم بھرپور انداز میں کام کرتے ہیں اور ہماری آنکھیں خلافت کے سورج کے طلوع ہونے کی طرف لگی ہیں اور ہمارے دل اس کے لیے دھڑکتے ہیں۔ مگر ہمارے قلب مطمئن ہیں کہ یہ قائم ہو کر رہے گی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی اطلاع دی اور خوشخبری سنائی «...ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ» "اور پھر خلافت قائم ہو گی نبوت کے نقش قدم پر"۔ یہ تمام باتیں ہماری ہمت کو بڑھانے اور ہمارے ارادوں کو مضبوط کرنے کے لیے کافی ہیں۔ یہ دوبارا سے چنگاری کو بھڑکا کر آگ بناتی ہیں اور ایک شخص کو، جو سانحے کے صدمے سے مبہوت ہے، ایسے فرد میں تبدیل کر دیتی ہیں جو اس سانحے کے بعد کامیابی وراحت کی امید رکھتا ہے۔

اسی کے متعلق **اللہ العلیم الکبیر** نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے، ارشاد ہوا ﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً * إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً﴾ **"ہاں ہاں! مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے، اور بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے"** (الشرح: 6-5)۔ اور یہی بات ہمیں نبیٔ صادق وامین نے بیان کی، «وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ» **"ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی"** (رزین) یہی پیغام عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو دیا تھا، (فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ شِدَّةٌ إِلاَّ جَعَلَ اللَّهُ بَعْدَهَا مَخْرَجاً، وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ) **"کوئی مشکل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ اس کے بعد اس سے نکلنے کا موقع نہ پیدا کر دے اور سختی دو آسانیوں پر قابو نہیں پا سکتی"**۔ لہٰذا اللہ رب العالمین کے اذن سے آسانی وراحت کے دن آنے والے ہیں اور خلافت سچے ایمان والوں کے ہاتھوں قائم ہو گی، وہ یہودی وجود کو مٹائے گی اور فلسطین کو ایک بار پھر اسلام کا مسکن بنا دے گی۔ قسطنطنیہ (استنبول) کے فتح ہو چکنے کے بعد روم بھی فتح ہو گا اور **اللہ القوی العزیز** کے مخلص بندے پکار کر کہیں گے، ﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وزهق الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً﴾ **"اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے"** (الاسراء: 81)۔ اللہ کی زمین تکبیرات سے گونج اٹھے گی اور دنیا اسلام کے نور سے چمک اٹھے گی: «لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزّاً يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَذُلّاً يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ» **"یہ دین وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک رات اور دن کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ کوئی کچا یا پکا گھر نہیں چھوڑے گا مگر اس میں اسلام کو داخل نہ کر دے۔ خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے ذلت قبول کر لی جائے؛ عزت وہ ہو گی جو اللہ اسلام کے ذریعے عطا کرے گا اور ذلت وہ ہو گی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کر دے گا"** (احمد نے تمیم الداری سے روایت کی)۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ اسلام کے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ وہ گزرے ہوئے لوگوں کے ہی الفاظ دہراتے ہیں جو مذاق اڑایا کرتے تھے، ﴿غَرَّ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ﴾ **"ان لوگوں (مسلمانوں) کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے"** (الانفال: 49)۔ لیکن یہ بات ان لوگوں کے لیے شرمندگی کا باعث بن گئی جنھوں نے یہ کہی تھی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے دین کو بلند کرتا ہے اور اس کے لوگوں کی مدد و نصرت کرتا ہے۔ وہ دن ان لوگوں کے لیے بہت ہی خوفناک ہو گا کیونکہ العزیز الحکیم اپنے ان بندوں کے ساتھ ہے جو اس پر ہی بھروسہ کرتے ہیں، جو اس سے وفادار ہیں، جو اپنے نبی ﷺ کے ساتھ سچے ہیں، جو پوری تندہی اور بہادری کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں، اور ان کے دل اور سینے اللہ کی بات سے مطمئن ہیں، ﴿إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً﴾ **"اللہ اپنے امر کو پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے"** (الطلاق: 3)۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہم اس طے کردہ امر کی جانب بڑھ رہے ہیں۔

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾

"اور اللہ اپنے امر پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے" (یوسف: 21)

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ہفتہ، 29 رجب 1442 ہجری

13 مارچ 2021ء

آپ کا بھائی

عطا بن خلیل ابو الرَشتہ

امیر حزب التحریر